٤٣٠٣٢٤

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حُجۃ اللہ البالغۃ

(مع ترجمہ اُردو)

نعمۃ اللہ السابغۃ

جلد اوّل

مؤلفہ :- حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مترجمہ :- حضرت علامہ ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی

تزیین :- مولانا محمد عبداللطیف صاحب و معراج محمد صاحب بارق

ناشرین

نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

آپ کو ان کے وہ اصول بتلائیں جن پر ممالک کی بڑی بڑی صالح جماعتیں۔ اشراقین، اور سلاطین اور صاحب الرائے حکماء عرب اور عجم، یہود، ہنود اور مجوس سب متفق ہیں اور ہم ان اصول کے پیدا ہونے کی بھی شرح کریں گے جو قوت بہیمیہ کے قوت ملکیہ کی اطاعت کرنے سے پیدا ہوتے ہیں اور چند فوائد بھی بتلائیں گے۔ جن کا بارہا ہم نے ذاتی تجربہ کیا ہے اور عقل سلیم نے بتلایا ہے۔ واللہ اعلم۔

پہلا باب[۳۶] توحید کا بیان

سب نیکیوں کی اصل اور سب سے عمدہ توحید ہے اور یہ اس لئے کہ اللہ رب العالمین کے لئے عاجزی انکساری کرنا اسی پر موقوف ہے اور یہ عاجزی ہی سعادت کے تمام اسباب میں ایک بڑی چیز ہے یہ اس تدبیر علمی کی بنیاد ہے جو دونوں تدبیروں میں زیادہ مفید ہے اور اسی کی وجہ سے آدمی کو غیب کی طرف کامل توجہ ہوتی ہے اور اسی کی وجہ سے نفس انسانی وجہ مقدس میں مل جانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عظمت پر تنبیہ کی ہے اور اس کو تمام اقسام نیکی میں بمنزلہ دل کے قرار دیا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ فاسد ہو جاتا ہے تو تمام بدن فاسد ہو جاتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص خدا کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ سمجھتا ہو اور وہ مر جائے تو خدائے تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا اور اس پر آگ حرام کر دے گا اور وہ جنت سے دور نہ رہے گا۔ اسی طرح بہت سے الفاظ فرمائے اور آپ نے خدائے تعالیٰ کی جانب سے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ سے ملے اور روئے زمین کے برابر اس کے گناہ ہوں تو میں اس کی اتنی ہی بخشش کر دوں گا بشرطیکہ وہ شرک نہ کرتا ہو۔ واضح ہو کہ توحید کے چار مرتبے ہیں پہلا یہ ہے کہ صفت وجوب وجود کو باری تعالےٰ کے ساتھ خاص کر دے اور اسکے سوا کوئی واجب نہ ہو۔ دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ عرش آسمان اور زمین اور تمام جوہروں کا خالق خدا تعالیٰ ہی کو سمجھے۔ یہ دونوں مرتبے ایسے ہیں جن سے کتب الٰہیہ میں بحث نہیں کیگئی اور نہ ہی مشرکین عرب یہود و نصاریٰ نے ان میں مخالفت کی ہے بلکہ قرآن یہ کہتا ہے کہ یہ دونوں مرتبے سب کے نزدیک مسلم ہیں تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ زمین اور آسمان اور انکے درمیان کی سب چیزوں کا مدبر خدا تعالیٰ کو سمجھے

على اصول هذه السنن مما اجمع عليه جمهور اهل الاقاليم الصالحة من الامم العظيمة التى يجمع كل واحدة اقواما من الملتا لمين والملوك والحكماء ذوى الرأى الثاقب من عربهم وعجمهم ويهودهم ومجوسهم وهنودهم ونشرح كيفية توليدها من انقياد البهيمية للقوة الملكية وبعض فوائدها حسبما جربنا على انفسنا غير مرة وادى اليه العقل السليم والله اعلم ‌۞

باب التوحيد

اصل اصول البر وعمدة انواعه هو التوحيد وذلك لانه يتوقف عليه اخبات لرب العالمين الذى هو اعظم الاخلاق الكاسبة للسعادة وهو اصل التدبير العلمى الذى هو افيد التدبيرين وبه يحصل للانسان التوجه التام تلقاء الغيب ويستعد نفسه للحوق به بالوجه المقدس وقد نبه النبى صلى الله عليه وسلم على عظم امره وكونه من انواع البر بمنزلة القلب اذا اصلح صلح الجميع واذا فسد فسد الجميع حيث اطلق القول فيمن مات لا يشرك بالله شيئا انه دخل الجنة او حرمه الله على النار او لا يحجب من الجنة ونحو ذلك من العبارات، وحكى عن ربه تبارك وتعالى من لقينى بقراب الارض خطيئة لا يشرك بالله شيئا لقيته بمثلها مغفرة - واعلم ان للتوحيد اربع مراتب احداها حصر وجوب الوجود فيه تعالى فلا يكون غيره واجبا، والثانية حصر خلق العرش والسموات والارض وسائر الجواهر فيه تعالى وهاتان المرتبتان لم تبحث الكتب الالهية عنهما ولم يخالف فيهما مشركو العرب ولا اليهود ولا النصارى بل القران العظيم ناص على انهما من المقدمات المسلمة عندهم، والثالثة حصر تدبير السموات والارض وما بينهما فيه تعالى - والرابعة

چوتھا مرتبہ یہ ہے کہ اسکے سوا کوئی دوسرا عبادت کا مستحق نہیں ان دونوں مرتبوں میں قدرتی تعلق اور ربط ہے۔ اور ایک دوسرے کو لازم ہیں۔

ان دونوں مرتبوں میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے ان میں تین فریق بڑے ہیں اول نجومی لوگ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ستارے عبادت کے مستحق ہیں اور انکی پرستش سے دنیوی منفعت حاصل ہوتی ہے اور اپنی حاجتوں کو ان کے سامنے پیش کرنا بجا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس بات کی خوب تحقیق کر لی ہے کہ روزانہ حوادث میں انسان کی سعادت اور بدبختی میں اس کی تندرستی اور مرض میں ستاروں کا بڑا اثر اور دخل ہے ان کے نفوس مجردہ ہیں جو ان کو حرکت پر آمادہ رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے پجاریوں سے بے خبر نہیں پس ان لوگوں نے ان کے نام پر مورتیاں بنا کر پرستش کی دوسرا فرقہ مشرکین کا ہے وہ اہل اسلام سے اس بات میں تو متفق ہیں کہ تمام بڑے کاموں کی تدبیر خدا ہی کرتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے وہی کرتا ہے۔ اس میں کسی کو کچھ اختیار نہیں لیکن باقی امور میں مسلمانوں کے مخالف ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اچھے لوگ جو خدا کی خوب عبادت کرتے تھے اور بارگاہ الٰہی میں مقرب ہو گئے تھے پس ان کو خدا تعالیٰ نے الوہیت عطا فرمائی جس کی وجہ سے وہ پرستش کے مستحق ہو گئے جیسے کوئی شخص کسی بادشاہ کی نہایت خدمت کرے جس کے صلہ میں بادشاہ اس کو کسی ملک کا خلعت عطا کرے اور اپنے کسی شہر کی حکومت سپرد کر دے پس وہ مستحق ہے کہ اس شہر کے لوگ اس کی خدمت اور اطاعت کریں اور اسکی بات سنیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا کی عبادت انکی عبادت شامل کئے بغیر مقبول نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کا رتبہ نہایت بلند ہے پس اسکی عبادت سے تقرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا بلکہ ان لوگوں کی پرستش ضروری ہے تاکہ یہ قرب الٰہی کیلئے ذریعہ بن جائیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ سنتے اور دیکھتے ہیں اور اپنے پجاریوں کی شفاعت کریں گے انکے امور کی تدبیر کرتے ہیں انکی مدد اور نصرت کرتے ہیں پس انکے ناموں کے پتھر تراش لئے جب وہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ان پتھروں کو اپنی توجہ کا قبلہ کرتے ہیں پھر ان مشرکین کے بعد اور لوگ پیدا ہوئے انہوں نے ان پتھروں میں اور انلوگوں میں جن کیلئے یہ پتھر تراشے گئے کوئی فرق نہیں کیا اور خود انہی پتھروں کو اصلی معبود قرار دے لیا اسی لئے خدا نے مشرکین کی رد میں کبھی اسطرح تنبیہ فرمائی کہ حکومت اور قدرت صرف خدا ہی کا خاصہ ہے۔ اور کبھی بیان فرمایا کہ یہ محض جمادات ہیں کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ہاتھ ہیں جن سے وہ کچھ پکڑ سکتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے دیکھ سکیں یا کان ہیں جن سے کچھ سُن سکیں ۔ ۔ ۔

انه لا يستحق غيره العبادة وهما متشابكتان متلازمتان اورِبط طبيعي بينهما ؛

وقد اختلف فيهما طوائف من الناس معظمهم ثلاث فرق المنجمون ذهبوا الى ان النجوم تستحق العبادة وان عبادتها تنفع فى الدنيا ورفع الحاجات اليها حق قالوا قد تحققنا ان لها اثرا عظيما فى الحوادث اليومية وسعادة المرء وشقاوته وصحته وسقمه وان لها نفوسا مجردة عاقلة تبعثها على الحركة ولا تغفل عن عبادها فبنوا هياكل على اسمائها وعبدوها والمشركون وافقوا المسلمين فى تدبير الامور العظام وفيما ابرم وجزم ولم يترك لغيره خيرة و لم يوافقوهم فى سائر الامور ذهبوا الى ان الصالحين من قبلهم عبدوا الله وتقربوا اليه فاعطاهم الله الالوهية فاستحقوا العبادة من سائر خلق الله كما ان ملك الملوك يخدمه عبده فيحسن خدمته فيعطيه خلعة الملك ويفوض اليه تدبير بلد من بلاده فيستحق السمع والطاعة من اهل ذلك البلد وقالوا لا تقبل عبادة الله الا مضمومة بعبادتهم بل الحق فى غاية التعالى فلا تفيد عبادته تقربا منه بل لابد من عبادة هؤلاء ليقربوا الى الله زلفى و قالوا هؤلاء يسمعون ويبصرون ويشفعون لعبادهم ويدبرون امورهم وينصرونهم فنحتوا على اسمائهم احجارا وجعلوها قبلة عند توجههم الى هؤلاء فخلف من بعدهم خلف فلم يفطنوا للفرق بين الاصنام و بين من هى على صورته فظنوها معبودات باعيانها ولذلك رد الله تعالى عليهم تارة بالتنبيه على ان الحكم والملك له خاصة وتارة ببيان انها جمادات الهم ارجل يمشون بها ام لهم ايد يبطشون بها ام لهم اعين يبصرون بها ام لهم اذان يسمعون بها

تیسرا فرقہ نصاریٰ کا ہے وہ کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کو خدا سے خاص تقرب ہے اور تمام مخلوق سے ان کا مرتبہ بلند ہے اس لئے ان کو بندہ کہنا مناسب نہیں ورنہ وہ درجہ میں دوسروں کے برابر ہیں۔ اور یہ بات ان کی شان میں سوء ادبی ہے اور ان کے تقرب الٰہی کے لحاظ کو ترک کر دینا ہے پھر بعض نصاریٰ نے اس خصوصیت کے اظہار کے لئے کہ باپ بیٹے پر رحم کرتا ہے اس کی تربیت اپنے سامنے کرتا ہے اور اس کا درجہ بندوں سے زیادہ ہے ان کا نام ابن اللہ رکھا اور بعض نے یہ سمجھ کر ان کا نام خدا رکھا تھا کہ خدا تعالیٰ نے ان میں حلول کیا تھا۔ اور اسی لئے ان سے ایسے کام سرزد ہوئے جو آج تک کسی بشر سے سرزد نہ ہوئے مثلاً مردوں کا زندہ کر دینا پرندوں کو پیدا کرنا۔ پس عیسیٰ کا کلام بعینہٖ کلام الٰہی اور ان کی عبادت بالکل خدا کی عبادت ہے۔ ان کے بعد اور لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے اس نام رکھنے کی وجہ کو نہ سمجھا اور وہ بیٹے کے لفظ سے اس کے حقیقی معنی ہی سمجھنے لگے یا ان کو من جمیع الوجوہ واجب الوجود سمجھنے لگے اسی واسطے خدا تعالیٰ نے ان کے اقوال کو کبھی اس طرح رد کیا کہ خدا تعالیٰ کی بیوی نہیں بیٹا کہاں سے ہو گیا۔ اور کبھی اس طرح تردید فرمائی کہ وہ آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے اسکے حکم کے ساتھ ہی ہر چیز موجود ہو جاتی ہے پھر اسکو بیٹا جننے کی کیا ضرورت ہے ان تینوں فرقوں کے بڑے لمبے چوڑے دعوے ہیں ان میں بکثرت خرافات ہیں جو واقف لوگوں پر مخفی نہیں ہیں ان دونوں مرتبوں کو قرآن عظیم نے خوب بیان کیا ہے اور کافروں کے شبہات کو خوب اچھی طرح رد کیا ہے۔

دوسرا باب ۳ حقیقت شرک کا بیان

واضح ہو کہ عبادت نہایت درجہ عاجزی کا نام ہے اور کسی سے نہایت درجہ عاجزی کے ظاہر ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ یا صوری مثلاً ایک شخص کا کھڑا ہونا۔ ایک کا سجدہ کرنا۔ یا قصداً و نیت سے ہوتی ہے مثلاً سجدہ سے بندوں کی اپنے مولیٰ کے لئے تعظیم کرنا اور قیام سے رعیت کی بادشاہوں کے لئے، شاگردوں کی استاد کے لئے تعظیم کرنا اور کوئی تیسری صورت تعظیم کی نہیں ہے اور جب ثابت ہو چکا ہو کہ سجدے سے فرشتوں نے حضرت آدم کی اور حضرت یوسف کے بھائیوں نے حضرت یوسف کی تعظیم کی تھی حالانکہ سجدے سے زیادہ اور تعظیم نہیں ہے تو ضروری ہوا کہ نیت ہی سے فرق کیا جائے۔

والنصارٰی ذهبوا الی ان المسیح علیه السلام قربا من الله وعلوا علی الخلق فلا ینبغی ان یسمی عبدا فیسوی بغیره لان هذا اسوء ادب معه واهمال لقربه من الله ثم مال بعضهم عند التعبیر عن تلك الخصوصیة الی تسمیته ابن الله نظرا الی ان الاب یرحم ابن و یربیه علی عینیه و هو فوق العبید فهذا الاسم اولی به و بعضهم الی تسمیته بالله نظرا الی ان الواجب حل فیه وصار داخله ولهذا اصدر منه اٰثار لم تعهد من البشر مثل احیاء الاموات وخلق الطیر فکلامه کلام الله وعبادته هی عبادة الله فخلف من بعدهم خلف لم یفطنوا الوجه التسمیة وکادوا یجعلون البنوة حقیقیة او یزعمون انه الواجب من جمیع الوجوه ولذلك رد الله تعالی علیهم تارة بانه لا صاحبة له وتارة بانه بدیع السموات والارض انما امره اذا اراد شیئا ان یقول له کن فیکون۔

وهذه الفرق الثلاث لهم دعاوی عریضة وخرافات کثیرة لا تخفی علی المتتبع وعن هاتین المرتبتین بحث القراٰن العظیم ورد علی الکافرین شبههم ردا مشبعا؛

باب فی بیان حقیقة الشرك

اعلم ان العبادة هو التذلل الاقصی وکون تذلل اقصی من غیره لا یخلو اما ان یکون بالصورة مثل کون هذا قیاما وذلك سجودا او بالنیة بان نوی بهذا الفعل تعظیم العباد لمولاهم وبذلك تعظیم الرعیة للملوك او التلامذة للاستاذ لا ثالث لهما ولما ثبت سجود التحیة من الملائکة لاٰدم علیه السلام ومن اخوة یوسف لیوسف علیه السلام وان السجود اعلی صور التعظیم وجب ان لا یکون التمیز الا بالنیة